روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 13 مارچ 2010ء 26 ربیع الاول 1431 ہجری 13 امان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 57

میں قریب ہوں

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

﴿البقرہ:187﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۴۶۔ نشان۔ نواب محمد حیات خان جو ڈویژنل جج تھا کسی فوجداری الزام میں معطل ہوگیا تھا اور کوئی صورت اُس کی رہائی کی نظر نہیں آتی تھی۔ تب اُس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی۔ اور میں نے دعا کی تب میرے پر خدا نے ظاہر کیا کہ وہ بری ہو جائے گا۔ اور یہ خبر اُس کو اور بہت سے لوگوں کو قبل از وقت سنا دی گئی جیسا کہ براہین احمدیہ میں مفصل درج ہے۔ آخر وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بَری ہوگیا۔

۱۴۷۔ نشان۔ ایک دفعہ مارچ ۱۹۰۵ء کے مہینے میں بوقت قلت آمدنی لنگر خانہ کے مصارف میں بہت دقّت ہوئی کیونکہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم۔ اِس لئے دعا کی گئی۔ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اُس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اُس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اُس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ ٹیچی۔ پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعہ سے اور کیا براہِ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال و گمان نہ تھا اور کئی ہزار روپیہ آ گیا چنانچہ جو شخص اس کی تصدیق کے لئے صرف ڈاک خانہ کے رجسٹر ہی ۵ مارچ ۱۹۰۵ء سے اخیر سال تک دیکھے اُس کو معلوم ہوگا کہ کس قدر روپیہ آیا تھا۔

یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں اُن کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 345﴾

وقف جدید کے نئے سال کے وعدہ جات جلد بھجوائیں

جملہ امرائے کرام صدران جماعت اور سیکرٹریان وقف جدید سے ضروری گزارش ہے کہ وقف جدید کے سال رواں 2010ء میں سے دو ماہ گزر چکے ہیں لیکن تاحال بعض اضلاع سے سال رواں کے وعدہ جات بہت کم موصول ہوئے ہیں۔ جملہ امرائے کرام اپنے اپنے اضلاع کی جماعتوں کا جائزہ لیکر جماعتوں سے فوری وعدے حاصل کر کے ارسال فرمائیں۔ صدران جماعت اور سیکرٹریان وقف جدید بھی اپنی اپنی جماعت کا جائزہ لے لیں۔ وعدوں کا کام ماہ مارچ میں لازماً ختم ہو جانا چاہئے اور وعدے مجلس شوریٰ تک دفتر میں پہنچ جائیں۔

وعدوں کے حصول کے وقت مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھیں۔

1۔ چندہ وقف جدید میں تمام افراد جماعت مرد وزن اور بچوں کو شامل کیا جائے۔

2۔ وعدہ جات مالی وسعت کے مطابق حاصل کرنے کی سعی کی جائے۔

3۔ معاونین خصوصی صف اول، صف دوئم نیز معیار خاص اطفال میں بچوں کی تعداد بڑھائی جائے۔ (یاد رہے معیار خاص اطفال (بچہ/ بچی) کا کم از کم معیار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوصد روپے مقرر فرما دیا ہے)

4۔ چندہ وقف جدید میں شمولیت کیلئے اپنے وفات یافتہ بزرگان کی طرف سے بھی وعدوں کی تحریک کی جائے۔

5۔ وقف جدید کے چندہ کی خدمت خلق کے لحاظ سے ایک اہم مد ''امداد مراکز نگر پارکر'' ہے۔ اس میں بھی حسب توفیق سب کو شامل کیا جائے۔

6۔ حاصل کردہ وعدہ جات اگر معیاری نہیں ہیں یا دیئے گئے ٹارگٹس سے کم ہیں تو ابتداء میں ہی ان پر نظر ثانی کرتے ہوئے مرکزی کی توقع کے مطابق کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی تائید ونصرت فرمائے اور ہمیشہ بڑھ چڑھ کر اپنے پیارے امام کے حضور قربانی کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

15 مارچ 2010ء

5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت
5-45 am	یسرنا القرآن
6-20 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-55 am	لقاء مع العرب
8-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
8-40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مارچ 2010ء
10-00 am	سوال وجواب
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، بین الاقوامی، جماعتی خبریں
12-05 pm	حضور انور کی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست
1-10 pm	حضور انور کے ساتھ ملاقات
2-20 pm	سیرت النبی ﷺ
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5-00 pm	تلاوت، بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مارچ 2009ء
7-45 pm	سیرت النبی ﷺ
8-25 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9-00 pm	خبرنامہ
9-10 pm	حضور انور کی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست
10-25 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
11-05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

16 مارچ 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	حضور انور کی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست
3-10 am	تقاریر جلسہ سالانہ
3-45 am	سیرت النبی ﷺ
4-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مارچ 2010ء
5-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
5-30 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اینڈ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
6-35 am	لقاء مع العرب
7-35 am	فرنچ کلاس
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-30 am	فرنچ ملاقات پروگرام
9-10 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات ان سائیٹ، اینڈ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-25 pm	سوال وجواب
2-20 pm	المائدہ
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-00 pm	تلاوت، ان سائیٹ اینڈ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
5-45 pm	یسرنا القرآن
6-15 pm	بنگلہ پروگرام
7-15 pm	لجنہ اماء اللہ یو۔کے
8-00 pm	گلشن وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	سوال وجواب
10-00 pm	یسرنا القرآن
10-30 pm	تاریخی حقائق
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

17/مارچ 2010ء

12-30 am	عربی سروس
1-35 am	تلاوت، ان سائیٹ اینڈ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
2-10 am	گلشن وقف نو
3-10 am	لجنہ اماء اللہ یو کے اجتماع
3-45 am	انتخاب سخن
5-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
5-30 am	تلاوت
5-40 am	یسرنا القرآن
6-20 am	لقاء مع العرب
7-25 am	عربی سیکھیے
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
8-30 am	ٹورانٹو اینڈ نائیجیریا
9-00 am	سوال وجواب
10-00 am	بیت المہدی کا افتتاح
10-20 am	لجنہ اماء اللہ یو کے کا اجتماع
11-05 am	تلاوت اینڈ ملفوظات
11-45 am	آئل پینٹنگ
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-10 pm	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
2-00 pm	سوال وجواب
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	سواحیلی سروس
5-00 pm	تلاوت
5-10 pm	یسرنا القرآن
5-30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 1986ء
6-10 pm	بنگلہ پروگرام
7-15 pm	جلسہ سالانہ فجی 2006ء
8-05 pm	گلشن وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-10 pm	آئل پینٹنگ
9-40 pm	یسرنا القرآن
10-05 pm	سوال وجواب
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

18 مارچ 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
2-20 am	گلشن وقف نو
3-00 am	جلسہ سالانہ فجی 2006ء
4-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 1986ء
5-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
5-35 am	تلاوت، درس حدیث
6-00 am	یسرنا القرآن
6-20 am	لقاء مع العرب
7-15 am	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
8-10 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
8-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 1986ء
9-40 am	آئل پینٹنگ
10-10 am	جلسہ سالانہ فجی 2006ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات
11-30 am	یسرنا القرآن
11-45 am	چلڈرن کلاس
1-05 pm	فیتھ میٹرز
2-10 pm	انگریزی زبان میں ملاقات پروگرام
3-20 pm	انڈونیشین سروس
4-20 pm	پشتو مذاکرہ
5-05 pm	تلاوت
5-15 pm	یسرنا القرآن
5-30 pm	درس ملفوظات
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-05 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
7-45 pm	ترجمۃ القرآن
9-00 pm	خبرنامہ
9-30 pm	یسرنا القرآن
9-45 pm	انگریزی زبان میں ملاقات پروگرام
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-25 pm	عربی سروس

مکرم مبشر احمد ظفر بلوچ صاحب، مکرم ملک محسن صاحب

بیت الحبیب جرمنی میں ایک نشست

مورخہ 28/اکتوبر 2009ء کو بیت الحبیب کیل جرمنی میں مختلف حکومتی اداروں کے 18 نمائندگان کا ایک وفد آیا جن کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام ہوا۔ جس میں سوال و جواب کا سیشن بھی تھا۔ اس وفد کی نمائندگی جناب ڈاکٹر لوتھر صاحب Dr,Lotherviohofer نے کی۔

سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ تمام سوالات کے مکرم حبیب اللہ صاحب طارق نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ وفد کے اراکین مطمئن دکھائی دیئے۔ اس وفد کے ساتھ دو مسلمان ترک بھی تشریف لائے جن میں سے ایک حافظ قرآن تھے۔ انہوں نے خواہش کی کہ وہ تلاوت قرآن کریم کرنا چاہتے ہیں جس پر انہیں اجازت دی گئی۔ بعد میں اس کا جرمن ترجمہ مکرم حبیب اللہ صاحب طارق نے پڑھ کر سنایا۔ اس پر ڈاکٹر لوتھر صاحب نے بہت خوشی کا اظہار کیا کہ آپ لوگ سب کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ اس مجلس میں سے ایک خاتون نے کہا کہ آج مجھے نظام خلافت کی اہمیت کے بارہ میں معلوم ہوا ہے اور یہ کہ کس طرح جماعت احمدیہ اور خلیفہ آپس میں محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ مزید کہا کہ آج مجھے محبت اور نفرت کا فلسفہ سمجھ آیا ہے یعنی محبت، نفرت کو ختم کر سکتی ہے۔ بعد میں مہمانوں نے گیسٹ بک میں اپنے تاثرات لکھے۔ آخر پر کھانے کا انتظام تھا جس کے دوران بھی مہمانوں سے بات چیت جاری رہی۔ جناب ڈاکٹر لوتھر صاحب نے کہا کہ میں جرمنی میں مختلف مذہبی پروگراموں میں شامل ہوتا رہتا ہوں لیکن جو نظام یا طریقہ کار اور مہمان نوازی جماعت احمدیہ میں رائج ہے، میں نے اور کہیں نہیں دیکھی۔ اگر لوگ اسی طرح ایک دوسرے سے محبت و پیار کا سلوک کریں تو زندگی بہت آسان ہو جائے۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 2010ء)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

”قرآن کریم حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا ذریعہ ہے“

قرآن کریم کے پانچ عظیم الشان اوصاف

محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس کلام پاک کو ”شجرۂ طیبہ“ سے تشبیہہ دیتا ہوا اس کی تعریف میں فرماتا ہے:۔

اے مخاطب کیا تُو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک پاک کلام کے متعلق حقیقت حال کو بیان کیا ہے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے جس کی جڑھ (مضبوطی کے ساتھ) قائم رہتی ہے اور اس کی (ہر ایک) شاخ آسمان کی بلندی میں (پہنچی ہوتی) ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے اذن سے اپنا تازہ پھل دیتا ہے اور لوگوں کے لئے (ان کی ضرورت کی) تمام باتیں بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(ابراہیم آیت 25-26)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دیگر تعلیمات کے مقابل پر قران کریم میں بیان کردہ تعلیمات کی برتری، افضلیت اور ان کی لامتناہی افادیت اور فیوض و برکات کو واضح فرمایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید ہی ایک ایسی روحانی کتاب ہے جس پر عمل کر کے انسان روحانی بلندیوں تک پہنچ کر اس کے تازہ بتازہ پھل حاصل کرسکتا ہے کیونکہ زندہ خدا کے زندہ نشانات خدا کے فضل سے صرف اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے ملتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تفسیر کبیر میں بیان فرمایا ہے کہ اس آیت میں کلمہ طیبہ یعنی خدا تعالیٰ کے تازہ اور محفوظ کلام کی جو انسانی دست برد سے پاک ہو اور جس پر عمل پیرا ہو کر ایک انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہو یہ پانچ علامات بیان کی گئی ہیں کہ وہ شجرہ طیبہ کی طرح

(1) طیب ہو یعنی اس کی ظاہری شکل وصورت جاذب ہو، لذیذ، پاکیزہ، خوبصورت، شیریں، شاندار اور خوبیوں میں دیگر تعلیمات سے فائق ہو۔

(2) اس کی جڑ مضبوط گڑی ہوئی ہو۔

(3) اس کی شاخیں آسمان میں پھیل رہی ہوں۔

(4) وہ پھل ہر وقت دے رہا ہو۔ اور

(5) اس کا پھل دینا اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت ہو۔

جب ہم قرآن مجید پر غور کرتے ہیں تو اس میں خدا کے فضل سے یہ پانچوں اوصاف موجود پاتے ہیں۔

(1) قرآن مجید کی تعلیمات طیب یعنی لذیذ، پاکیزہ، خوبصورت، شیریں، شاندار اور خوبیوں میں دیگر تعلیمات سے افضل ہیں اس کا طرز بیان نہایت پاکیزہ ہے اس میں ہر بات نہایت مناسب اور موزوں الفاظ میں ادا ہوتی ہے خواہ کتنا ہی نازک مسئلہ بیان کیا جا رہا ہو۔ اس کی سلاست اور روانی بے مثال۔ مضامین ہمہ گیر اور معانی ومطالب دلکش اور جاذب ہیں ان پر عمل کرنے والا انسان کبھی اکتاتا نہیں بلکہ اس کی شیرینی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

(2) اصلھا ثابت (اس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو) کسی درخت کی جڑ مضبوط ہونے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ

☆ وہ درخت زندہ ہو اور زمین سے برابر غذا حاصل کر رہا ہو۔ خدا تعالیٰ کا کلام جو تازہ ہو اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اپنی غذا لے رہا ہو وہ ہر زمانہ اور ہر دور کی ضروریات کو پورا کر رہا ہوتا ہے اور کسی زمانہ میں بھی کوئی دقت پیش نہیں آتی جس کا حل اس میں موجود نہ ہو۔

☆ وہ درخت اپنی جگہ سے ہلے نہیں قرآن کی تعلیمات مرور زمانہ سے بدلتی نہیں کیونکہ یہ مضبوط اصولوں پر قائم ہیں۔

☆ وہ درخت پھلے پھولے یعنی قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے والی ایک مخلص جماعت ہو گی جس کے اندر وہ تعلیمات پرورش پائیں گی اور پھل دیں گی۔

☆ درخت کا تنا اتنا مضبوط ہو کہ وہ صدمہ سے جھک نہ جائے قرآن کی تعلیمات کسی قسم کے اعتراض اور نکتہ چینی سے اثر قبول نہیں کرتیں۔

☆ اس کا منبع ایک ہو۔ قرآن کریم کا منبع فقط ایک ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ دنیوی علوم بالعموم ادھر ادھر سے خوشہ چینی کا نتیجہ ہوتے ہیں مگر کلام الٰہی جو تازہ پاکیزہ اور انسانی دست برد سے پاک ہو اس کا منبع فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔

یہ سب اوصاف قرآن مجید میں پائے جاتے ہیں۔

(3) فرعھا فی السماء (اس کی شاخ بلندئ آسمان تک پہنچی ہوتی ہے) اس سے مراد یہ ہے کہ

☆ اس پر عمل پیرا ہو کر انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔

☆ وہ تفصیلات شریعت کو مکمل طور پر بیان کرتی ہے اس میں اخلاقی، مذہبی اور روحانی غرضیکہ ہر ضرورت کے لئے تعلیم موجود ہے۔

☆ اس تعلیم سے ہر فطرت کا انسان اپنی بساط کے مطابق فائدہ اٹھا سکتا ہے کیونکہ جس درخت کی شاخیں پھیلی ہوئی ہوں اس کے سایہ کے نیچے بہت سے لوگ بیٹھ سکتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(4) وہ ہر وقت تازہ پھل دیتا ہے۔

زندہ کلام الٰہی کی علامت ہے کہ اس کے ماننے والوں میں سے ہر دور اور ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں جو خدا رسیدہ ہوں اور جن کے ہاتھ پر زندہ خدا کے تازہ بتازہ نشانات ظاہر ہوتے ہوں نیز یہ کہ اس کی افادیت اپنے اندر دوام رکھتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر ہر زمانہ میں کامل انسان پیدا ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیمات کو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف ان پر عمل پیرا ہو کر حضرت رسول اکرم ﷺ روحانی آسمانوں کی بلندیوں تک جا پہنچے۔ آپؐ نے وہ مقام حاصل کیا جو آج تک کسی فردِ بشر کو نصیب نہ ہوا اور نہ آئندہ ہو گا۔ اور آپؐ کی تائید میں بے شمار نشانات ظاہر ہوئے جو قرآنی تعلیمات کی افضلیت اور زندہ خدا سے زندہ تعلق کی دلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بنے جن کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار نشانات دکھائے اور جن کا سلسلہ خدائی وعدوں کے مطابق قیامت تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ

(5) وہ پھل اللہ تعالیٰ کے اذن سے دیتا ہے۔

عام درخت طبعی طور پر پھل دیتے ہیں موسم کے آتے ہی ان میں پھل لگنا شروع ہو جاتا ہے مگر کلمہ طیبہ کا درخت اس وقت پھل دیتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا اذن ہو دنیا میں موجود تو سبھی لوگ ہوتے ہیں مگر باذن ربھا اس سے پھل خدا کے منشاء کے مطابق سعید روحیں ہی حاصل کرتی ہیں جسے اللہ ہدایت دے صرف وہی اس سے مستفید ہوتا ہے۔

قرآن مجید پر عمل کرنے سے طبعی پھل بھی ملتا ہے اور شرعی پھل بھی مثلاً جو شخص سچ بولے اسے دنیوی وقار بھی حاصل ہوتا ہے جو طبعی پھل ہے اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل بھی اس پر نازل ہوتا ہے جو سچ بولنے کا شرعی پھل ہے۔

لعلھم یذکرون میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ یہ باتیں وہمی اور خیالی نہیں۔ جو چاہے تجربہ کر کے دیکھ سکتا اور (۔) کے پھل سے لطف اندوز ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ نہایت تذلل سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد سوم ص 465 تا 475)

سیدنا حضرت مسیح موعود آیت محولہ بالا کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے ’ایمانی کلمہ‘ کی تین علامات بیان فرماتے ہیں:۔

”وہ ایمانی کلمہ جو ہر ایک افراط تفریط نقص اور خلل اور کذب اور ہزل سے پاک اور من کل الوجوہ کامل ہو اس درخت کے ساتھ مشابہ ہے جو ہر ایک عیب سے پاک ہو جس کی جڑھ زمین میں قائم اور شاخیں آسمان میں ہوں اور اپنے پھل کو ہمیشہ دیتا ہو اور کوئی وقت اس پر نہیں آتا کہ اس کی شاخوں میں پھل نہ ہوں۔

اس بیان میں خدائے تعالیٰ نے ایمانی کلمہ کو ہمیشہ پھلدار درخت سے مشابہت دے کر تین علامتیں اس کی بیان فرمائیں ہیں۔

(1) اول یہ کہ جڑھ اس کی جو اصل مفہوم سے مراد ہے انسان کے دل کی زمین میں ثابت ہو یعنی انسانی فطرت اور انسانی کانشنس نے اس کی حقانیت اور اصلیت کو قبول کر لیا ہو۔

(2) دوسری علامت یہ ہے کہ اس کلمہ کی شاخیں آسمان میں ہوں یعنی معقولیت اپنے ساتھ رکھتا ہو اور آسمانی قانون قدرت جو خدا کا فعل ہے اس فعل کے مطابق ہو۔ مطلب یہ کہ اس کی صحت اور اصلیت کے دلائل قانون قدرت سے مستنبط ہو سکتے ہوں اور نیز یہ کہ وہ دلائل ایسے اعلیٰ ہوں کہ گویا آسمان میں ہیں جن تک اعتراض کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔

(3) تیسری علامت یہ ہے کہ وہ پھل جو کھانے کے لائق ہے دائمی اور غیر منقطع ہو یعنی عملی مزاولت کے بعد اس کی برکات وتاثیرات ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مشہور اور محسوس ہوتی ہوں یہ نہیں کہ کسی خاص زمانہ تک ظاہر ہو کر پھر آگے بند ہو جائیں۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 391)

شریعت ایک مذہب کے پیروؤں کے لئے راہ عمل متعین کرتی ہے۔ دیگر مذہب پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی تائید میں یا تو خدائی نشانات کے پرانے قصے دہراتے ہیں جن کی اس زمانہ میں کوئی مثال نہیں ملتی اور یا ’نجات‘ کے لفظی وعدوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ ان کی تائید میں ہر زمانہ کے ماننے والوں کے لئے خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشان نہیں ہوتے جنہیں دیکھ کر وہ اس امر کا اندازہ کرسکیں کہ فی الواقعہ یہ مذہب سچا ہے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے خدا مل جاتا ہے۔ فقط دین حق ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی شریعت کامل ہے اور جس میں خدا کے فضل سے ہر زمانہ میں زندہ خدا کے زندہ نشانات ہمیں نظر آتے ہیں جو اس امر کا یقینی ثبوت ہیں کہ دین حق کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ایک انسان خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے پا لیتا ہے اور یہی مذہب کی اصل غرض و غایت ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”ماسوا اس کے سچائی کے خود انوار و برکات ہوتے ہیں یہ بھی تو دیکھنا چاہئے کہ وہ نشانات اور انوار و برکات کس خدا کو مان کر ملتے ہیں اور کس دین میں پائے جاتے ہیں............ اس معیار پر (۔) اور دوسرے مذاہب کی سچائی اور حقیقت کا بہت جلد پتہ لگ جاتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ (۔) ایک ایسا مذہب

ہے جو اپنی تاثیر اور انوار و برکات کے لئے کسی گزشتہ قصہ کا حوالہ نہیں دیتا اور نہ صرف آئندہ کے وعدہ ہی پر رکھتا ہے بلکہ اس کے پھل اور آثار ہر وقت اور ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں اور اسی دنیا میں ایک سچا (۔) ان ثمرات کو کھالیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 ص 328)

اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات کو دیکھ کر جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا ہو جائے وہ ایک عجیب قسم کی تسکین اور راحت محسوس کرتا ہے جو محض دین حق کے ساتھ مختص ہے اس کا ذکر فرماتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

''آج جس قدر مذاہب موجود ہیں ان میں کوئی بھی مذہب بجز (۔) کے ایسا نہیں جو اعتقادی اور عملی غلطیوں سے مبرا ہو وہ سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کرکے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے جس کے ساتھ تعلق پیدا کرکے ایک انسان اپنی گناہ آلود زندگی سے نجات پاتا ہے وہ (۔) کے سوا مل نہیں سکتا۔ یہی پہلا زینہ ہر قسم کی روحانی ترقیوں کا ہے۔ اگر اس کی توفیق مل جائے تو پھر خدا اس کا اور وہ خدا کا ہو جاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 ص 327)

حضور نے ان سطور میں اس حقیقی راحت اور ''روشنی'' کو جس سے گناہوں سے نجات ملتی ہے۔ روحانی ترقیات کا ''پہلا زینہ'' قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک انسان بالآخر خدا کا ہو جاتا ہے اور خدا اس کا اور جسے یہ نعمت مل جائے کہ وہ خدا کا ہو جائے اور خدا اس کا ہو جائے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے اترتے ہیں اور اسے خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''(۔) کی حقیقت اور حقانیت کی اول نشانی یہی ہے کہ اس میں ہمیشہ ایسے راستباز جن سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہو پیدا ہوتے ہیں .... (حٰمٓ سجدہ) سو یہی معیار حقیقی اور سچے اور زندہ اور مقبول مذہب کا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ نور صرف (۔) میں ہے۔

دوسرے مذاہب اس روشنی سے بے نصیب ہیں اور ان مذاہب کے بطلان کے لئے یہی دلیل ہزار دلائل سے بڑھ کر ہے کہ مردہ ہرگز زندہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ اندھا سوجاکھے کے ساتھ پورا اتر سکتا ہے۔

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

(الحکم 24 مئی 1901ء)

پس سچا اور کامل مذہب جو انسان کو خدا سے ملا دیتا ہے اور اس کے دل کو نورِ عرفان سے بھر دیتا ہے جس سے خدا اس کا اور وہ خدا کا ہو جاتا ہے فقط (۔) ہے اور وہ شریعت کاملہ

☆ جو خدا تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرتی اور اس سے واصل کر دیتی ہے۔

☆ جس کی جڑ مضبوطی سے قائم ہے۔

☆ جس کی شاخیں آسمان میں پھیل رہی ہیں اور جو ہر وقت پھل دیتی ہے۔

وہ قرآن کریم ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 ص 140)

نیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

''(۔) کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ اس چشمہ (قرآن) کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں۔''

(ملفوظات جلد 4 ص 140)

اور قرآن مجید کی قدر کرتے ہوئے اس پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید کے علوم و مطالب سے آگاہ ہوں جس کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے منشاء کے مطابق جماعتی طور پر بہت بڑے پیمانہ پر اور منظّم طریق پر مسلسل جدو جہد کی ضرورت ہے یہاں تک کہ ہم میں سے ہر فرد قرآن مجید کے مطالب سے واقف ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کے معارف سے مالا مال کرے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے اور قرآن مجید کی برکات اور اس کے پھلوں سے ہمیشہ متمتع کرتا رہے۔ آمین

(روزنامہ الفضل 2 اکتوبر 1966ء)

مکرم عطاء العلیم شاہد صاحب

مکرم حکیم محمد اعظم صاحب اوچ شریف کی کچھ یادیں کچھ باتیں

ایک ہنس مکھ چہرہ ہم سے جدا ہو گیا

خاکسار کو 15 مئی 2009ء کو جماعت احمدیہ اوچ شریف میں خدمت سلسلہ کے لئے بھیجا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد احباب جماعت سے تعارف ہوا تو ایک ایسی شخصیت سے بھی تعارف حاصل ہوا جن کا نام حکیم محمد اعظم صاحب تھا۔ آپ نے بتایا کہ میں اس جماعت کا سیکرٹری مال ہوں۔ پھر اس کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپ کا گھر نماز سنٹر سے بہت دور تھا اس لئے وہاں ایک اور نماز سنٹر کھولا گیا جو پہلے بھی آپ کی درخواست پر کھولا گیا تھا مگر بعض حالات کے پیش نظر بند ہو گیا۔ اب دوبارہ جب مرکز کی ہدایت ان کے کانوں میں پڑی تو کہنے لگے کہ آپ ایک نماز ہمیں بھی پڑھانے آیا کریں تو اس کا پروگرام بیت میں ہی طے ہو گیا۔ پھر جولائی کے مہینہ سے مسلسل یہ سلسلہ چلتا رہا اور ساتھ ہی حقیقۃ الوحی کا درس بھی جاری کر دیا گیا۔

آپ کو نظام خلافت اور سلسلہ سے ایک والہانہ لگاؤ تھا۔ نماز باجماعت کے بڑی باقاعدگی سے پابند تھے اگر خاکسار کسی عذر کے باعث نہ جاتا تو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نماز باجماعت ضرور ادا کرتے۔ باتوں باتوں میں بتانے لگے کہ میں بھی طبیہ کالج میں پڑھتا رہا ہوں۔ آپ کا خاندان شروع سے ہی حکمت کے پیشہ سے منسلک ہے چنانچہ آپ کے خاندان میں آپ کے دادا جان سے پہلے بھی چار حکیم گزرے ہیں آپ کے والد حکیم محمد افضل صاحب بڑے خوش ہوتے تھے کہ میرے خاندان میں بچوں میں چلو ایک تو حکیم بنا ہے۔ چنانچہ جمعہ کے بعد یا پہلے آپ سے ملاقات ہوتی تو آپ اپنی مقامی جماعت کے حالات بتانے لگ جاتے۔ اس طرح پتا چلا کہ آپ کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے اس وقت سے تھا جب حضور ناظم ارشاد وقف جدید تھے۔ خاکسار جب آپ کے والد صاحب سے افسوس کرنے کی غرض سے ملا تو انہوں نے مرحوم کے متعلق فرمایا کہ وہ میرے بیٹوں میں سے ایک نگینہ اور ہیرا تھا۔''

مرحوم کے ایک کزن رانا عطاء الکریم صاحب کو جب ملتان میں راہ مولیٰ میں قربان کیا گیا تو آپ سے افسوس کی غرض سے ملا تو جیسی تعریف انہوں نے ان مرحوم کی کی تھی ویسی ہی تعریف کے لائق حکیم محمد اعظم صاحب بھی تھے جس کا اظہار نہ صرف احمدی احباب نے کیا بلکہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی کیا۔ خصوصاً آپ جس سرکاری ہسپتال میں کام کرتے تھے وہاں غریب آپ کے پاس علاج کے لئے آتے ان کی پرچی فیس بھی آپ خود ادا کرتے۔

ان تین چار ماہ میں جو کچھ آپ کے بارہ میں جان سکا وہ کچھ یوں ہے کہ آپ جہاں حقوق اللہ کی ادائیگی میں مستعد تھے وہاں حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دینے والے تھے۔ سادہ مزاج، ہنس مکھ، ملنسار، ہمدرد، واقفین زندگی سے ایک پیار والا تعلق رکھتے تھے۔ نماز جمعہ کے علاوہ ہفتہ کے دوران نماز عشاء پر تشریف لاتے اور اپنے فرائض ادا کرتے آپ گزشتہ 9 سالوں سے سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ عید سے ایک دن پہلے خاکسار ان کے گھر حقیقۃ الوحی کے آخری دو پرچے دینے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ اپنے گھر والے کلینک میں بیٹھے ہیں اور پاس روپے دو روپے کے سکے پڑے ہوئے ہیں تو جو بھی سوالی آتا ہے آپ اس کو مسکراتے ہوئے دئے جا رہے ہیں۔ رمضان میں بھی آپ کو یہ صدقہ و خیرات کرتے دیکھا گیا۔ لیکن اس دن خاص بات لگ رہی تھی۔ ہمیں کیا خبر تھی کہ ایسا پیارا دوست اپنے جانے کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ صدر صاحب کے بقول آپ کے اندر ایسی پاک تبدیلی گزشتہ چار پانچ ماہ سے دیکھی جا رہی تھی آپ نے اپنی زندگی میں خاندان کی اور بھی شادیاں منظّم کیں ہیں جس میں آپ بڑے خوش نظر آتے تھے اس شادی میں آپ ایک طرف کھڑے اور خاموش نظر آتے تھے۔ آپ کے خاندان میں دوسروں کو بھی اور آپ کو بھی ایسی خواب آئی، آپ کی اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ مرحوم کی یہ خواہش تھی کہ آپ اللہ کی راہ میں قربان کئے جائیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی قربانی اپنے علاقہ و دائرے میں ایک بڑی قربانی تھی اور ویسے بھی آپ ایک بڑی جماعتی ذمہ داری پہ فائز تھے اور ڈاکٹر تھے۔ مگر حکیم محمد اعظم صاحب ایک چھوٹے دائرے میں ایک چھوٹے منان صدیقی صاحب تھے۔ آپ کے ہسپتال میں بڑے عہدے کے ڈاکٹرز بھی تھے مگر لوگ ان کو چھوڑ کر آپ سے علاج کرواتے کہ ڈاکٹر اعظم سے علاج کروانا ہے اس لحاظ سے ان کو ڈاکٹر صاحب سے حسد بھی تھا۔ آپ کی قربانی پر مقامی اخبار و کیبل (Cable) پر بھی آپ جیسے ڈاکٹر کے چلے جانے پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔

مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ جب پتہ چلتا کہ مرکزی مہمان تشریف لا رہے ہیں تو بڑی پُر تکلف دعوت کرتے اور ساتھ ساتھ خوش ہوتے جاتے کہ فلاں دن مہمانوں نے آنا ہے گو کہ آپ سیکرٹری ضیافت بھی تھے مگر اس کے علاوہ بھی آپ کی یہ صفت تھی کہ مہمان نوازی بڑی اعلیٰ درجہ کی کرنے والے تھے خاکسار کی نہ صرف شروع میں دعوت کی بلکہ اصرار کے ساتھ رمضان میں بھی کی اور ساتھ یہ کہا کہ بھتیجی کی شادی کے بعد پھر آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔

بہت دھیما بولنے والے تھے بعض دفعہ گھر والوں کو یہ کہنا پڑتا کہ ذرا اونچا بولیں تو ٹھیک رہے گا۔ اپنے بچوں کو یہ ہمیشہ تلقین کرتے رہتے کہ جماعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا ہے۔ عید کے موقع پر عید فنڈ اور فطرانہ اور دیگر چندہ جات جمع ہو گئے اور آپ خود شادی کی مصروفیات کی وجہ سے بہاولپور نہ جاسکتے تھے تو بچے کو اصرار کیا کہ آج ہی یہ چندہ جمع کروا کر آؤ بچے نے شاید شادی کی خوشیوں کی وجہ سے تھوڑا لیت و لعل سے کام لیا تو تھوڑی سختی سے کہا کہ نہیں تم نے ہر صورت جانا ہے۔ اس واقعہ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کو اپنی ذمہ داری کا کتنا احساس تھا اور شاید آپ کو اپنے آخری وقت کا علم ہو چکا تھا ورنہ چندہ تو شادی کے بعد بھی کسی دن بھیجا جاسکتا تھا۔

آخر پر دعا ہے کہ مولا کریم مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر اور دعا کے ساتھ اپنے پیارے امام کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب

خلافت کا فدائی اور روحانی وجسمانی مسیحا

محترم ڈاکٹر صاحب ہر پہلو سے نافع الناس وجود تھے۔آپ صوفیاء کی سرزمین یعنی اہالیان سندھ کے لئے ایک تحفہ خداوندی تھے۔آپ نہ صرف ایک کامیاب ڈاکٹر بلکہ خدمت خلق کرنے والے ایک پُر جوش اور کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے۔آپ اہالیان علاقہ کے لئے روحانی اور جسمانی مسیحا ثابت ہوئے آپ کے جسمانی مسیحا ہونے کے چند واقعات تحریر کرتا ہوں۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب نے ایک سادہ سے کلینک سے اپنی پریکٹس کا آغاز کیا اور اپنی زندگی میں ہی اس کو ایک بہت بڑے اور جدید ہسپتال کی شکل میں ڈھال لیا جس میں ہر قسم کے جدید آلات اور آپریشن تھیٹر تک موجود ہے۔(آپ کی وفات تک ہسپتال کی توسیع اور تعمیر کا کام جاری رہا۔)

خاکسار ایک دفعہ ایک مریض کو لے کر آپ کے پاس پہنچا،کافی رش تھا خاکسار نے ایک پرچی پر اپنا نام اور آنے کی وجہ لکھ کر آپ کے کمرے میں بھجوائی تو محترم ڈاکٹر صاحب نے فوراً خاکسار کو مریض کے ساتھ کمرے میں بلا لیا مکمل چیک اپ کرنے کے بعد دوائیاں لکھ کر دیں۔خاکسار نے بتایا کہ یہ غریب آدمی ہے تو آپنے میڈیکل سٹور پر فون کر کے ہمیں کہا جا کر دوائی لے لیں اور پھر خود ہی پوچھنے لگے کہ ان کے پاس کرایہ ہے؟ خاکسار نے اثبات میں جواب دیا تو پھر مطمئن ہو گئے اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمر کوٹ نے بتایا کہ ان کے والد صاحب بیمار ہو گئے اس دن محترم ڈاکٹر صاحب کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے روانہ ہونا تھا، جب ڈاکٹر صاحب کو بتایا تو کہنے لگے کہ میں نے اڑھائی بجے دوپہر نکلنا ہے اس سے پہلے ان کو لے کر آجائیں اور جب ہم اپنے والد صاحب کو لے کر پہنچے تو محترم ڈاکٹر صاحب ہمارا انتظار کر رہے تھے والد صاحب کو دیکھ کر ہسپتال فون کیا کہ فلاں فلاں ٹیسٹ کر کے مجھے بتائیں اس کے ساتھ ہی آپ سفر پر روانہ ہو گئے۔ہم ہسپتال گئے تمام ٹیسٹ کرائے اور محترم ڈاکٹر صاحب جب ٹرین میں سفر کر رہے تھے فون کے ذریعہ ڈاکٹرز سے تمام ٹیسٹوں کے متعلق پوچھا اور دوائیاں بتائیں اور جلسہ سالانہ کے تینوں دن صبح کے وقت ہمیں اور ڈاکٹر صاحبان کو فون کر کے صورت حال پوچھتے اور ہدایات دیتے۔یہ صرف ایک واقعہ نہیں اس قسم کے اَن گنت واقعات ہیں کہ آپ مریضوں کے فون نمبر اپنی جیب میں ڈالے رکھتے اور ان کے علاج معالجے کی فکر میں رہتے۔

ہمارے پڑوس میں ایک غیر از جماعت سندھی دوست سائیں بخش خاصخیلی رہتے ہیں جو علاج کی غرض سے محترم ڈاکٹر صاحب کے پاس جایا کرتے تھے اس طرح آنے جانے سے ان کی ڈاکٹر صاحب سے ذاتی واقفیت ہو گئی وہ ہارٹ کے مریض تھے۔ایک دن ڈاکٹر صاحب ان کو کہنے لگے کہ اب آپ کے تمام ٹیسٹ ہو گئے ہیں صرف ایک ٹیسٹ رہتا ہے اور وہ کراچی سے ہوگا اور اس ٹیسٹ کی فیس -/16000 روپے ہے اور آپ اگر آج اندراج کروائیں تو ایک ماہ بعد ٹیسٹ کے لئے آپ کی باری آئے گی۔محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس مریض سے کہا کہ آپ اپنا فون نمبر مجھے دے جائیں میں بھی کچھ کوشش کروں گا۔ دوسرے تیسرے دن محترم ڈاکٹر صاحب نے خود مریض کو فون کیا کہ میں نے آپ کے ٹیسٹ کے لئے وقت لے لیا ہے ایک ہفتہ کے اندر آپ کا ٹیسٹ ہو جائے گا اور آپ کی فیس بھی میں نے کم کر کے 3000 روپے کروا دی ہے۔سبحان اللہ! یہ کیسا پیارا مسیحا تھا کہ خود فون کر کے بتاتا ہے کہ میں نے آپ کے تمام کام خود کر دیئے ہیں۔جس دن محترم ڈاکٹر صاحب راہ مولیٰ میں قربان ہوئے اس دن یہ شخص بھی رو رہا تھا اپنے اس مسیحا کے لئے جو مریض کی اپنی ذات سے زیادہ صحت کی فکر میں رہتا اور اسے تندرست دیکھنا چاہتا، بلاشبہ محترم ڈاکٹر صاحب کا وجود انسانی شکل میں رحمت کا فرشتہ تھا آپ کے چہرے کی مسکراہٹ ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیتی بس ایک ہی دفعہ آپ سے ملنے والا اعلانیہ طور پر یہ اقرار کرتا کہ ڈاکٹر صاحب سب سے زیادہ مجھ سے پیار کرتے ہیں۔جسمانی مریض ہوں یا روحانی مریض آپ کی بات سننے کے لئے ہمیشہ بے تاب رہتے ہیں جب آپ بولتے تو سامعین انتہائی احترام کے ساتھ ہمہ تن گوش رہتے۔

اسی طرح محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمر کوٹ نے ایک دفعہ ایک غیر از جماعت دوست (مجید نامی مریض) کو محترم ڈاکٹر صاحب کے پاس بھجوایا وہ ہارٹ کا مریض تھا اور اس کی انجیو گرافی ہونی تھی۔

ابتدائی دوائی دینے کے بعد مریض سے کہنے لگے میں ربوہ جا رہا ہوں اگر آپ بھی ربوہ آجائیں تو میں اپنی نگرانی میں اور کم خرچ پر آپ کا علاج کرا دوں گا۔ وہ غیر از جماعت دوست مریض جمعہ کے دن دارالضیافت ربوہ پہنچ گیا اور ہفتہ کے دن صبح 7 بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ گیا تو وہاں محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنا منتظر پایا محترم ڈاکٹر صاحب نے نہایت ہی کم خرچ پر اور پھر اپنی نگرانی میں اس کا علاج کرایا ساتھ ہی آپ نے ایک مہمان دوست کی زیارت مرکز بھی کرا دی۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے بارے میں شائع ہونے والے اکثر مضامین میں آپ کے فری میڈیکل کیمپس کا ذکر آیا ہے۔ خاکسار آج ایک ایسے فری میڈیکل کیمپ کا ذکر چاہتا ہے جو بالکل ہی منفرد قسم کا کیمپ تھا اور اس علاقے میں محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے اثر ورسوخ اور قابل احترام ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ایک دفعہ جمعہ کے دن عمر کوٹ شہر کے نزدیک ایک گاؤں رئیس امید علی لاشاری کی گوٹھ میں میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا گیا دوسرے اضلاع سے بھی ڈاکٹرز بلائے ہوئے تھے۔میڈیکل کیمپ وڈیرے کی اوطاق (اوطاق سندھی میں ڈیرے اور بیٹھک وغیرہ کو کہتے ہیں) میں شروع ہوا۔نماز جمعہ کے لئے احمدی ڈاکٹرز تیاری کر کے قریبی بیت الذکر میں جانے لگے تو میزبان نے بتایا کہ ہم نے آپ کے لئے نماز جمعہ کا انتظام اپنے گھر میں کیا ہوا ہے۔جبکہ میزبان صاحب خود بھی احمدی نہیں تھے۔ ہمارے احمدی ڈاکٹر بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نے تو سمجھا تھا کہ ہم احمدیوں کی گوٹھ میں آئے ہیں وہاں اکثر آبادی نے محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی معیت میں احمدی ڈاکٹرز کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔اس واقعہ سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب جہاں بھی جاتے ہر گوٹھ میں ہر جگہ آپ کے گرویدہ لوگ ملتے اور یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا کہ یہ علاقہ احمدیوں کا ہے یا غیروں کا۔یہ گوٹھ اپنوں کی ہے یا بیگانوں کی۔حتیٰ کہ محترم ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کا جادو تھا کہ دور دراز تک کے غیروں کے علاقے بھی محترم ڈاکٹر صاحب کی موجودگی میں احمدیت کی عملی تصویر کا منظر پیش کرتے۔

کچھ عرصہ قبل خاکسار کو ایک معزز ہندو ملا باتوں باتوں میں محترم ڈاکٹر صاحب کا ذکر شروع ہوا وہ آدمی بڑا جذباتی ہو کر کہنے لگا ہم ہندو لوگ دیوتا کی پوجا کرتے ہیں اور ڈاکٹر منان صدیقی ہمارے لئے ''دیوتا'' کی جگہ پر تھا اور کہنے لگے ہمیں بڑا یقین ہے کہ وہ جنت میں بڑے آرام سے رہ رہے ہیں۔ایسے مذہب کا آدمی جس کا جنت دوزخ کا تصور بالکل مختلف ہے وہ محترم ڈاکٹر صاحب کو ''بل احیاء'' کا مصداق قرار دے رہا تھا۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ یہ جسمانی مریض روحانی طور پر بھی شفا پائیں آپ ہمیشہ پڑھے لکھے طبقہ میں دعوت الی اللہ کرتے۔آپ کے ذریعہ ہزاروں سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق ملی۔ آپ باقاعدگی کے ساتھ مذاکرے کرواتے اور ان مذاکروں میں بنفس نفیس شامل ہوتے۔14/اگست 2008ء کو آپ کی شہادت سے کچھ ہی عرصہ قبل ہمیں نسیم آباد فارم میں ایک اجتماعی مذاکرے کی توفیق ملی اس پر محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میرپور خاص نے انتہائی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم آئندہ بھی اس قسم کے مذاکرے کرتے رہیں گے۔مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ اس کے معاً بعد 8 ستمبر 08ء کو آپ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور ہمیشہ کے لئے زندگی کا جام پی لیا۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ مہمان دوستوں کو زیارت مرکز کرائی جائے اس کام پر آپ نے بہت توجہ دی۔ایک دفعہ عید کے موقع پر آپ تقریباً 15 مہمان دوستوں کے وفد کو لے کر ربوہ پہنچے اور ان کو زیارت مرکز کرائی اب عید کا موقع ایسا ہوتا ہے کہ ہر آدمی اپنے بیوی بچوں میں یہ خوشی کے لمحات گزارنے کی جستجو کرتا ہے۔مگر محترم ڈاکٹر صاحب کی حقیقی خوشی یہی تھی کہ ان روحانی بیماروں کی شفایابی کے لئے کچھ کیا جائے اور واپسی پر بڑے خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے عید کی چھٹیوں میں بھی دعوت الی اللہ اور پیغام حق پہنچانے کا انتظام کر دیا۔محترم ڈاکٹر صاحب چونکہ امیر ضلع بھی تھے آپ کی ہر میٹنگ دعوت الی اللہ سے شروع ہوتی اور دعوت الی اللہ پر ہی اختتام پذیر ہوتی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا خلافت کے ساتھ ایک قابل رشک اور قابل تقلید تعلق تھا۔اپنے پیارے امام کی ہر آواز پر لبیک کہتے۔اگر کسی میٹنگ یا موقع پر یہ بات ہوتی کہ یہ کام مشکل ہے تو فوراً کہتے کہ جب امام وقت نے کہہ دیا ہے تو پھر اس میں مشکل کیسی؟ اور فرماتے کہ یہ کام ہو کر ہی رہے گا آپ کی زندگی کا مطمح نظر ہی یہی تھا کہ ''سب سے پہلے احمدیت'' ایک دفعہ عید کے موقع پر آپ ایک غیر از جماعت دوست کو عید ملنے گئے آپ کا یہ دوست ایک بہت بڑے سیاسی گھرانے سے تعلق رکھتا تھا آپ نے اسے عید کے تحفہ کے طور پر جماعتی CD پیش کی اور اس خوشی کے اہم موقع پر بھی آپ نے پیغام حق پہنچایا۔

احمدی طلباء میں علمی ذوق پورا کرنے کے لئے آپ نے اپنے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صدیقی صاحب سے منسوب ایک تعلیمی ایوارڈ بھی شروع کیا ہوا تھا جس میں پوزیشن ہولڈرز احمدی طلباء وطالبات

کو سند امتیاز، شیلڈ اور نقد انعامات دیتے تا کہ احمدی طلباء وطالبات میں علمی لحاظ سے بھی مسابقت کی روح پیدا ہو۔

مالی نظام کی بات کریں تو ہمیشہ آپ کو فکر ہوتی کہ ہمارے تمام چندہ جات وقت پر سو فیصد ادا ہوں خصوصاً تحریک جدید، وقف جدید کے بارے میں آپ بہت کوشش اور محنت کرتے۔ محترم ڈاکٹر صاحب ذاتی طور پر بھی نمایاں قربانی بلکہ صف اول کے بہترین مجاہدین میں سے تھے اور احباب جماعت کو بھی ہمیشہ تحریک جاری رکھتے۔ آپ نے ایک دفعہ ایک میٹنگ میں اظہار فرمایا کہ ہمارا ضلع تحریک جدید میں پہلے ایک دو نمبروں پر آ جائے۔ جبکہ اولین دس اضلاع میں تو تقریباً یہ ضلع ہمیشہ ہی رہتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی اس خواہش کی تکمیل کے سامان بھی اس طرح پیدا کر دئے کہ گزشتہ سال یعنی تحریک جدید کے سال 08-07ء میں جب کہ آپ کی قربانی کو چند ہفتے ہی ہوئے تھے۔ حضور انور نے جب تحریک جدید کے نئے مالی سال 09-08ء کا اعلان فرمایا تو اس وقت ہمارے ضلع میر پور خاص کی دوسری پوزیشن تھی۔ اس وقت اس بات کا بہت چرچا ہوا کہ محترم ڈاکٹر صاحب کی کوششیں آپ کی قربانی کے بعد بھی اپنی تاثیرات دکھلا رہی ہیں اور من حیث الجماعت ضلع بھر کے احمدی محترم ڈاکٹر صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے تہہ دل سے دعائیں کر رہے تھے۔

ان تمام تر خوبیوں اور نمایاں اخلاق کے ساتھ ساتھ محترم ڈاکٹر صاحب ایک اچھے مہمان نواز بھی تھے۔ بڑی بڑی دعوتیں کرتے، علاقے کی نمایاں اور اہم شخصیات کو بلاتے اور پیغام حق پہنچاتے۔ رمضان المبارک میں افطار ڈنر کے طور پر اور پھر عید کے موقع پر بھی بہت اچھی دعوت کا اہتمام کرتے۔ ہر واقف زندگی کو دعوت پر بلانے والوں میں سرفہرست رکھتے۔

ایسی ہی ایک دعوت میں ایک دفعہ تربیت نومبائعین کی میٹنگ کے موقع پر ضلعی مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ تھی۔ میٹنگ کے بعد تمام ممبران میٹنگ کی آپ نے بہت پُرتکلف دعوت کی۔ اس وقت خاکسار، محترم ڈاکٹر صاحب امیر ضلع میر پور خاص کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا اور آج بھی آپ کی وہ میزبانی کی چاشنی زبان پر رس گھولتی ہے۔

آپ کے بارے میں علاقہ بھر کے لوگ برملا اظہار کرتے ہیں کہ ایسا انسان صدیوں بعد پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یعنی ہمارے محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو اپنے پیاروں میں مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ص۔ امان

میرے پیارے ابوجان امان اللہ خان بلوچ

مورخہ 19 دسمبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک بوقت 12-45 دوپہر بوجہ ہارٹ اٹیک طاہر ہارٹ میں میرے ابو مکرم امان اللہ خان بلوچ صاحب اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ ان کی عمر 48 سال تھی۔ میرے والد صاحب پیدائشی احمدی نہیں تھے اور تقریباً 20 سال سے دارالصدر ربوہ میں رہائش پذیر ہوئے اور آہستہ آہستہ نظام جماعت سے واقفیت ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ ایک ایسا وقت آیا کہ جب ان کا دل مکمل طور پر جماعت کی طرف مائل ہو گیا اور انہوں نے سچے دل سے 1999ء میں بیعت کی۔ میرے والد صاحب کے تمام رشتے دار اور بہن بھائی غیر از جماعت تھے اور جماعت کے شدید مخالف تھے میرے والد صاحب جوانی کی عمر میں اپنا گھر چھوڑ کر لالیاں آ گئے اور وہاں بسوں پر کنڈیکٹری کرنے لگے اور کچھ عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے کرم سے لالیاں اڈے (بس سٹینڈ) کے مینیجر بن گئے اور بطور مینیجر اڈہ لالیاں 20 سال کام کیا۔ اسی دوران ان کی شادی ربوہ میں ہو گئی۔ اس وقت میرے والد اور والدہ دونوں غیر از جماعت تھے۔ شادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے والدین کو دو بیٹیوں کی نعمت سے نوازا۔ جب میرے والدین نے بیعت کی اور جب ان کے گھر والوں کو اس بات کی خبر ہوئی۔ تو انہوں نے میرے والد کی شدید مخالفت شروع کر دی۔ انہوں نے میرے والد کی جائیداد میں حصہ دینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ تمہیں تمہارا پورا حق ملے گا لیکن پہلے اس جماعت کو چھوڑ کر واپس آ جاؤ لیکن میرے والد صاحب نے سچے دل سے احمدیت قبول کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے ایسا نہ کیا اور عدالت میں والد صاحب کی سگی بہن نے کہا یہ ہمارا بھائی نہیں ہے۔ اس نے سارے بیان اپنے بھائی کے خلاف دیئے۔ اس دن میرے والد صاحب کو ان کی بہن اور بھائی نے پوری جائیداد سے برطرف کر دیا۔ احمدیت قبول کرنے کے باعث ان کی ملازمت بھی چھن گئی۔ کیونکہ وہاں سب لوگ ان کے شدید مخالف ہو گئے تھے۔ خیر جب سب کچھ لٹا کر والد صاحب گھر آئے تو پریشانی کے باعث ان کے دائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہو گیا فوراً علاج سے اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی۔

اس وقت سب سے بڑا مسئلہ نوکری کا تھا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کبھی بے سہارا نہیں چھوڑتا۔ لہٰذا صدر محلّہ دارالرحمت غربی سیفی صاحب کی بدولت میرے والد صاحب کو حفاظت مرکز خدام الاحمدیہ ربوہ میں نوکری مل گئی اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے الرفیع بینکوئٹ شادی ہال میں بطور گن مین 2 سال ملازمت کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کو جماعت کی خدمت کرنے کا بے حد شوق تھا۔ ڈیوٹی پر وقت مقررہ سے پہلے ہی پہنچ جاتے۔ آپ کو اپنے خلوص اور محبت سے دوسروں کے دل جیتنے کا ہنر آتا تھا۔ انہوں نے محض 2 سال کے اندر اندر ایسے کارنامے سرانجام دیئے جن پر آج بھی حفاظت مرکز کو ان پر فخر ہے۔ میرے والد صاحب بظاہر تو دیکھنے میں تندرست تھے۔ انہوں نے آج تک کبھی اپنی بیماری کسی پر ظاہر نہ ہونے دی۔ جب کبھی بیمار ہو جاتے تو ڈاکٹر کے پاس جانے سے کتراتے اور منع کر دیتے کہ نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں۔

میرے ابو نہایت ملنسار، خوش اخلاق اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ جس کی گواہی آج بھی ان کے دوست احباب اور افسران دیتے ہیں۔ سب سے اپنائیت اور چاہت سے ملتے۔

میرے ابوجان کی وفات پر تجہیز و تکفین اور ہسپتال کے تمام اخراجات ”رشید برادرز، الرفیع بینکوئٹ شادی ہال والوں نے کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس لازوال قربانی کا اجر دے اور ان کے مقام بلند کرے۔ آمین

آخر میں اللہ پاک سے دعا ہے کہ میرے ابو کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند ترین مقام عطا فرمائے۔ ان کی مغفرت اور بخشش فرمائے اور ہمیں اپنی رضا میں راضی رہنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

شوگرمل میں چینی بننے کا طریق

آپ نے اکثر سوچا ہو گا کہ جو چینی ہم اپنے روزمرہ استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ آخر گنے سے کیسے چینی میں تبدیل ہوتی ہے۔ آج میں آپ کو چینی بننے کے بارے میں تفصیل سے بتاؤں گا۔

سب سے پہلے گنے کو کاٹ کر اس کی جڑیں زمین میں چھوڑ دی جاتی ہیں۔ ان جڑوں سے ڈھائی ماہ سے گیارہ ماہ کے اندر اندر نئی فصل تیار ہو جاتی ہے۔ امریکہ میں اس فصل کی اونچائی پاکستان کے گنے سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے مرحلے میں گنے کو دیو قامت رولروں میں ”کچل“ کر رس نکال لیا جاتا ہے۔ یہ تمام رولر ایک سیریز کی شکل میں ہوتے ہیں۔ یہ رس کافی گندہ ہوتا ہے۔ اس میں جڑی بوٹیوں، پتوں اور مٹی کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ اس کی گندگی کو الگ کرنے کے لئے چاک کی ایک قسم کے مادے یا فاسفیٹ کے ذریعے فلٹر کر لیا جاتا ہے۔

تیسرے مرحلے میں بڑے بڑے بوائلروں میں گرم کر کے اس کو گاڑھا کر لیا جاتا ہے۔ اس عمل کو (evaporation) کہتے ہیں۔ کچھ ملیں اس عمل کے بعد ایک مرتبہ پھر صفائی کرتی ہیں۔ جبکہ اکثر اس کے بعد چینی بنانے کا عمل شروع کر دیتی ہیں۔ اس گاڑھے جوس کو بڑے بڑے ”توؤں“ پر گرم کر کے چینی کے کرسٹلز بنائے جاتے ہیں۔ ہر توے پر لگ بھگ 60 ٹن جوس رکھنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ جو کرسٹلز بنتے ہیں۔ انہیں جوس سے الگ کر لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کرسٹلز براؤن رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ براؤن چینی کی انتہائی براؤن (Brown) شکل گڑ کہلاتی ہے۔ چینی گلوکوز اور فریکٹوز سے مل کر بنتی ہے اس کا کیمیائی نام Dvacchalide sucrore ہے۔ جب مریضوں کو گلوکوز اور فریکٹوز کی ضرورت پڑتی ہے تو ایک کیمیائی عمل کے ذریعے چینی سے یہ دونوں چیزیں حاصل کر لی جاتی ہیں۔ اس عمل کو "Inveesion" کہتے ہیں۔

توے سے جو براؤن رنگ کے کرسٹلز بنتے ہیں۔ اس کا مزہ بھی مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں کچھ کیمیائی مادوں کی آمیزش ہوتی ہے۔ رنگ صاف کرنے کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بعض ملیں اس سے ذرا مختلف انداز میں چینی بناتی ہیں۔

پہلے مرحلے میں چینی بنانے کے لئے چقندر کو چپس کی طرح باریک کاٹ لیا جاتا ہے بعد ازاں ان ٹکڑوں کو بڑے بڑے ٹینکوں میں ایک گھنٹے تک دائیں سے بائیں یا اوپر سے نیچے تک حرکت دی جاتی ہے۔ ایک طرف سے یہ ٹکڑے داخل ہو کر دوسرے سرے تک جاتے ہیں۔ جبکہ گرم پانی مخالف سمت سے چھوڑا جاتا ہے۔ اس طرح اس کی تقریباً ساری مٹھاس گرم پانی میں اس طرح حل ہو جاتی ہے۔ جس طرح چائے کی پتی کا رنگ پانی میں آ جاتا ہے۔ اس عمل کو Diffusion اور ان ٹینکوں کو Diffuser کہتے ہیں۔ کچھ مٹھاس چقندر کے ٹکڑوں میں رہ جاتی ہے۔ چنانچہ اسے ”نچوڑنے“ کے لئے "Pressing" کا عمل شروع کیا جاتا ہے۔ بھاری مشینوں کے ذریعے سخت دباؤ ڈال کر اس کا باقی ماندہ رس نچوڑ لیا جاتا ہے اس عمل کو Carbonation کہتے ہیں۔

گنے کی پھوک کو بجلی اور بھاپ بنانے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ یہی بھاپ شوگر ملوں کو بھی چلاتی ہے چقندر کے باقی ماندہ حصے کو جانوروں کی خوراک بنانے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت اور واقفین نو بچوں کے والدین کو چاہئے کہ وہ خود بھی ایسی ملیں اور فیکٹریوں کے طریقہ کار کو دیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی معلومات عامہ کے لئے دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بچوں کی نہایت اچھے طریقے سے تربیت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم سہیل ظفر صاحب ابن مکرم ظفر محمود بھٹی صاحب کو PHD کورس ورک میں شاندار کارکردگی پر عبدالسلام سکول آف میتھ میٹیکل سائنسز کی سالانہ تقریب انعامات میں تعریفی سند اور دس ہزار روپے نقد انعام دیا گیا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ ہر میدان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ گلشن حدید کراچی اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عافیہ سون صاحبہ بعمر ساڑھے چار سال کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے دائیں ٹانگ میں چوٹ آئی ہے اور ٹانگ میں فریکچر ہوگیا ہے۔ پلاسٹر چڑھا دیا گیا ہے۔ بچی کی جلد صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم شفیق احمد لطیف صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری عبدالحکیم صاحب کھاریاں پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اس سے قبل تین آپریشن ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن دفتر روزنامہ الفضل معدے میں خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

پولیو مہم

مورخہ 15 تا 19 مارچ 2010ء کو ملک بھر میں پولیو مہم چلائی جارہی ہے۔ ان دنوں میں پانچ سال کی عمر تک کے ہر بچہ بچی کو پولیو ویکسین کے قطرے پلائے جائیں گے۔ تمام صدران اور ذیلی تنظیموں کے عہدیدار پولیو ٹیموں کے ساتھ تعاون کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی بچہ بچی محروم نہ رہے۔

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ وہ داخلہ کے لئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔

شرائط برائے داخلہ

☆ امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ضروری ہدایات

1۔ امیدوار درخواست میں نام، ولدیت اور تاریخ پیدائش سکول کے ریکارڈ کے مطابق درج کریں۔ نیز واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی ضرور لکھیں۔ امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں اور رزلٹ کارڈ کی ایک فوٹو کاپی دفتر وقف جدید کو بھجوائیں۔

2۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ فون نمبر: 047-6212968

فیکس نمبر: 047-6214329

(ناظم ارشاد وقف جدید)

سیمینار بر کتاب حقیقۃ الوحی

(زیر اہتمام مجلس نابینا ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ مجلس نابینا ربوہ کو مورخہ 7 مارچ 2010ء کو بعد نماز عصر بوقت 5 بجے شام نور العین کے سیمینار ہال میں ایک سیمینار بر کتاب حقیقۃ الوحی کے انعقاد کی توفیق ملی۔

سیمینار کی صدارت مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور پھر نظم پیش کی گئی۔ جس کے بعد مکرم مولانا حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے حضرت مسیح موعود کی معرکۃ الآراء تصنیف حقیقۃ الوحی کے اہم مضامین عمدگی سے بیان کئے۔

بعدازاں محترم مہمان خصوصی سلطان محمود انور صاحب نے کتاب حقیقۃ الوحی پر طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے احباب کو قیمتی نصائح کیں۔

آخر پر مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ نے مہمان اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ محترم مہمان خصوصی نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت

یوم مصلح موعود

(واقفین نو حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین نو حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے عظیم الشان پیشگوئی 20 فروری 1886ء کی یاد میں مورخہ 21 فروری 2010ء کو بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں جلسہ کرنے کی توفیق پائی۔ تلاوت، قصیدہ اور نظم کے بعد چار بچوں نے اردو زبان میں حضرت مصلح موعود کے بارے میں تقاریر کیں اور ایک بچے نے ایم ٹی اے کے موضوع پر انگلش میں تقریر کی۔ مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب گورایہ سیکرٹری وقف نو حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم مرزا اسلام بیگ صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مصلح موعود کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

روزنامہ الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا تھا۔ حضرت میر محمد اسحق صاحب یتامیٰ کی پرورش اور خبرگیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہوگیا۔ حضرت میر محمد اسحق صاحب نے تو فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیّر دوستوں کو تحریک کر کے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔ چنانچہ یتامیٰ کی خدمات کے سائے بڑھتے بڑھتے آج قریباً پانچصد فیملیز کے 2 ہزار 7 صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں 1۔ خورونوش 2۔ تعلیمی اخراجات 3۔ بچیوں کی شادی کے اخراجات 4۔ علاج معالجہ اور مکان کی تعمیر ومرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔ جس پر کل بیس لاکھ روپے ماہوار اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد انتہائی کم ہے۔ اس کے باعث دفتر ہذا کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار اخراجات ہوتے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیّر حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقا کی اس پیاری حدیث کا مصداق بنیں۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

ریفریشر کورس

مجلس انصار اللہ ضلع ننکانہ صاحب کا ریفریشر کورس 21 فروری 2010ء کو 33 دھاروالی میں منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی، ضلعی اور علاقائی مہمانوں سمیت 106 افراد شریک ہوئے۔ امیر صاحب ضلع نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آخری سیشن کی صدارت مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب قائد تربیت نومبائعین مجلس انصار اللہ پاکستان نے کی۔ مکرم رفیع احمد طاہر صاحب ناظم ضلع اور مکرم ملک طاہر احمد صاحب ناظم علاقہ لاہور نے بھی ہدایات دیں۔ دعا اور کھانے کے بعد مرکزی سپورٹس ریلی کے سلسلہ میں والی بال کا میچ کروایا گیا۔

مکرم قریشی محمد کریم صاحب

افلاطون (PLATO)

یونان کا مشہور فلاسفر جو (427 ق۔ میں یونان کے دارالحکومت ایتھنز Athens میں پیدا ہوا۔ بچپن سے اسے شعر و شاعری سے رغبت تھی۔ لیکن جب اس نے اس دور کے یونانی مفکرین سے شاعری کی برائیاں سنیں تو اپنا سارا کلام ضائع کر دیا اور بیس سال کی عمر میں سقراط (Socrates) کی شاگردی اختیار کر لی۔ آٹھ برس تک اس نے سقراط سے فلسفہ اور حکمت کی تعلیم حاصل کی اور اس میں کمال حاصل کیا۔ جب سقراط کو زہر کا پیالہ دے کر خودکشی پر راغب کیا جا رہا تھا تو اس نے آخری وقت میں بقائے نفس پر اپنے شاگردوں کے سامنے تقریر کی جسے افلاطون نے زبانی یاد کر لیا اور بعد میں اسے کتابی صورت میں مرتب کیا۔

استاد کی وفات کے بعد اس کا کچھ وقت سیر و سیاحت میں گزرا۔ واپس آ کر اس نے ایک مدرسہ (Academy) کے نام سے قائم کیا اور اپنی باقی زندگی درس و تدریس میں بسر کر دی۔ یہ دنیا کی پہلی یونیورسٹی تھی جو آٹھ سو برس تک تشنگان علم کی پیاس بجھاتی رہی۔ اس سے بڑے بڑے لوگ فارغ التحصیل ہو کر نکلے جن میں ایک ارسطو (Aritstottle) بھی تھا۔

افلاطون نے طبیعات، منطق، سیاست تہذیب الاخلاق اور الٰہیات پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ سیاسیات میں اس کی کتاب جمہوریت (Platos Republic) کافی شہرت رکھتی ہے۔

☆......☆......☆

خبریں

کراچی میں فائرنگ، مفتی سعید جلالپوری بیٹے اور 2 ساتھیوں سمیت جاں بحق گلزار

ہجری کراچی میں نامعلوم حملہ آوروں کی فائرنگ سے کراچی کے امیر مفتی سعید احمد جلالپوری، ان کے بیٹے حذیفہ جلالپوری اور 2 ساتھی مولوی فخر الزماں اور مولوی عبدالرحمٰن جاں بحق ہو گئے جبکہ مفتی سعید احمد کے ایک ساتھی محمد خطیب زخمی ہوئے۔ رات 10 بجے کے قریب اپنی گاڑی میں گھر جا رہے تھے کہ پوسٹ آفس سوسائٹی کے قریب تھانہ سہراب گوٹھ والی سڑک پر نامعلوم حملہ آوروں نے گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ دوسری جانب کراچی کے ہی علاقے ناظم آباد میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے اہلسنت کے رہنما مولوی عبدالغفور ندیم کا ایک بیٹا جاں بحق جبکہ ان کے 2 دیگر بیٹے، 2 گارڈ اور وہ خود شدید زخمی ہو گئے۔

ہاکی کی سلیکشن کمیٹی اور ٹیم مینجمنٹ برطرف، تمام کھلاڑیوں نے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا

کرکٹ میں کھلاڑیوں پر لگائی گئی پابندی اور جرمانے کی ہلچل کے 24 گھنٹے کے دوران قومی کھیل ہاکی میں پاکستان کی ورلڈ کپ میں آخری 12ویں پوزیشن نے بھونچال پیدا کر دیا۔ پاکستان ہاکی فیڈریشن کے صدر قاسم ضیاء نے ٹیم انتظامیہ اور سلیکشن کمیٹی کو برطرف کر دیا۔ جبکہ قومی ٹیم کے تمام کھلاڑیوں نے کینیڈا کے خلاف گیارہویں پوزیشن کے میچ میں 2-3 سے ناکامی کے بعد کھیل سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا۔

سب سے بڑے فوٹو وولٹک سولر پلانٹ کی تعمیر

فرانس میں دنیا کا سب سے بڑا فوٹو وولٹک سولر پلانٹ تعمیر ہونے جا رہا ہے جو اپنی نوعیت کا سب سے بڑا اور منفرد سولر پلانٹ ہوگا۔ اس سولر پلانٹ کو بنانے کا بیڑہ بہت بڑی فرانسیسی انرجی کمپنی نے اٹھایا ہے۔ یہ پلانٹ نیٹو ائیر بیس کے قریب لگایا جائے گا۔ جو 2012ء میں لانچ کیا جائے گا اور تب یہ باقاعدہ کام کا آغاز کرے گا۔ یہ پلانٹ 143 میگاواٹ بجلی پیدا کرے گا جو 62 ہزار افراد والے قصبے کے لئے کافی ہوگی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔ مارچ

طلوع فجر	4:55
طلوع آفتاب	6:20
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:17

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ایک بار ضرور تشریف لائیں۔
نیو فضل عمر پراپرٹی سنٹر
ساہیوال روڈ ربوہ
شبیر احمد وڑائچ 0333-9791043 0331-7790301

داخلہ نرسری کلاس شروع
نرسری کلاس میں داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ سیٹیں مکمل ہونے پر داخلہ بند ہو جائے گا۔ نئی نرسری کلاس یکم مارچ 2010ء سے شروع ہوگی۔
فیوچر ریس اکیڈمی 0332-7057097 047-6213194

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، صفیان احمد انصاری 0345-4866677 0333-6708024
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ 042-5054243 7418584
چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس

ضرورت ہے
ہمیں اپنے شوروم پر اے سی مکینک کی ضرورت ہے جو انسٹالیشن اور ریپئرنگ کا کام جانتا ہو۔ خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ تشریف لائیں۔
الفضل روم کولر گیزر
ایڈریس: فیکٹری 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون: 042-5114822-5118096

FD-10

سردیوں کے تمام ملبوسات پر
سیل۔ سیل۔ سیل
خان بابا گارمنٹس
گولبازار ربوہ 047-6212233 0300-7700224

لہنگا ساڑھی بنارسی برائیڈل سوٹنگ
نوٹ: تمام شہروں کے ساتھ ریٹ کی گارنٹی
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 03336550796

Fateh Jewellers
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
FATEH JEWELLERS RAILWAY ROAD RABWAH PAKISTAN.
Tel:: +92-47-621-6109 +92-333-670-7165

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام ایک معیار مناسب دام
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

Dr. Waqar's
HOUSE OF HEALTH
WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE
جدید جاپانی انداز پر خالصتاً ہومیو پیتھک کلینک جہاں پر تمام بیماریوں کا علاج امپورٹڈ ادویات سے کیا جاتا ہے۔
بیرون ملک مقیم خواتین و حضرات کے لئے مفت مشورہ اور ادویات کی ترسیل بذریعہ DHL تفصیلات کے لئے رابطہ کریں
جعلی اور ملاوٹ بھری ادویات والی ہومیو پیتھک کلینک سے بہتر ہے کہ ہومیو پیتھک علاج نہ کروائیں
جاپانی ماہرین کی زیر نگرانی پاکستان میں پہلی بار آکسیجن تھراپی / زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار
ہیپاٹائٹس B اور C کا شرطیہ علاج
دمہ کا انشاء اللہ مکمل خاتمہ
موٹاپہ 15 دن میں دس پاؤنڈ وزن کم
خواتین کے تمام امراض لیڈی ڈاکٹر کی زیر نگرانی
جوڑوں کا درد اور اعصابی کمزوری کا شافی علاج
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک جاپانی ماہرین کی مدد سے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تمام قسم کے لیب ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ اور ECG بھی موجود ہے۔
7,8 Stores Market, A-Block Model Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com